سوال

(513)قیامت کے دن کس نام سے پکارا جائے گا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پردہ پوشی کرے، اس حدیث کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ حدیث موضوع اور خود ساختہ ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے لکھا ہے کیونکہ اس کی سند میں ابو حذیفہ اسحاق بن بشیر نامی راوی متروک ہے۔[1]

اس راوی کے متعلق ابن حبان لکھتے ہیں کہ یہ ثقہ راویوں کے نام پر احادیث وضع کیا کرتا تھا۔[2]

ایک روایت میں امہاتہم کے الفاظ کے بجائے اسمائھم کے الفاظ ہیں۔[3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ان کے ناموں سے ہی آواز دی جائے گی۔ بہر حال روایت کے الفاظ اسمائھم ہوں یا امہاتہم، یہ موضوع اور بناوٹی ہیں، جب دنیا میں کسی کو پکارا جاتا ہے تو اسے باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو قیامت کے دن اسی قانون کے مطابق آواز دی جائے گی، کسی انسان کی غلط کاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو تبدیل نہیں کرے گا، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ’’باب ما یدعی الناس بآبآئھم‘‘[4] ’’لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا جائے پھر اس عنوان کو ثابت کرنے کے لئے ایک حدیث پیش کی ہے جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قیامت کے دن غداری کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کے بیٹے فلاں کی غداری ہے۔‘‘[5]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے باپ کے نام سے آواز دی جائے گی، صرف حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]اللالی المصنوعہ ص ۴۴۹ ج ۲۔

[2]المجروحین ص ۱۳۵ ج ۱۔

[3] مجمع الزوائد ص ۵۳۹ ج ۱۰۔

[4] صحیح بخاری، الادب: باب نمبر ۹۹۔

[5] صحیح بخاری، الادب: ۶۱۷۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:448

محدث فتویٰ